بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

گزشتہ ماہ ہم نے بحیثیتِ قوم ۵۶ واں یومِ آزادی منایا۔ گو اس بار سرکاری سطح پر جشن تو نہیں منایا گیا تاہم یومِ آزادی کے حوالے سے معمول کی سرکاری وغیر سرکاری تقریبات کا انعقاد بھی ہوا اور عمائدین قوم کے بلند بانگ دعاوی پر مشتمل برس ہا برس کے گھسے پٹے معمول کے بیانات بھی سننے اور پڑھنے کو ملے جن میں ان نیک عزائم کا ببانگ دہل اعلان بھی شامل تھا کہ ''ملکی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے'' اور ''کسی کو وطن عزیز پر میلی نگاہ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی'' وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ عالمی پریس میں پاکستان اور پاکستانی قوم کے حوالے سے جو تبصرہ آمیز بیانات ان دنوں شائع ہوئے ان میں ہماری جگ ہنسائی کا عنصر بہت نمایاں تھا۔ دنیا کی نگاہوں میں یہ قوم تضادات کا مجموعہ ہے' باہمی نااتفاقی اور اندرونی خلفشار کی شکار ہے' زمینی حقائق کا مواجہہ کرنے کی بجائے خوابوں کی دنیا میں رہنے کی عادی ہے' ۵۶ سال گزرنے کے بعد آج بھی سیاسی طور پر نابالغ ہے اور معاشی دیوالیہ پن ہی نہیں اخلاقی افلاس سے بھی ہمکنار ہو چکی ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا سطورِ بالا میں بیان کردہ حقائق پاکستانی معاشرے کی صحیح عکاسی نہیں کر رہے؟ — کیا یہ درست نہیں ہے کہ ہمارے تمام قومی ادارے تباہی و بربادی کی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں' اور ''اِک دسترس سے تیری حالی بچا ہوا تھا۔ اس کو بھی تو نے آخر چرکا لگا کے چھوڑا'' کے مصداق واحد بچ رہنے والا ''مقدس ادارہ'' جسے ہم فوج کے نام سے جانتے ہیں' آج اپنا تقدس واحترام کھو کر عوام کی نگاہوں میں جبر واستحصال کی علامت بن چکا ہے۔

نفاق کی علامات یعنی کرپشن' وعدہ خلافی' جھوٹ اور باہمی نااتفاقی جیسے مہلک امراض پورے جسدِ ملی پر پھوڑے پھنسیوں کی مانند اس طرح مسلط نظر آتے ہیں کہ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم! — منصوبہ بندی' پلاننگ' ملکی تعمیر وترقی کے لئے مخلصانہ غور وفکر' قومی مفادات کے لئے ذاتی مفاد کی قربانی' یہ سب محض الفاظ ہیں جن کا خارج میں کوئی مصداق دور دور نظر نہیں آتا۔ ۵۶ برس گزرنے کے باوجود آج بھی ہم اپنی منزل کا تعین نہیں کر سکے۔ حد تو یہ ہے کہ ہماری کوئی تعلیمی پالیسی بھی آج تک معین نہیں ہو سکی۔ اس کشتی کے ناخدا ہی نہیں عوام بھی منزل کے شعور سے بے بہرہ نظر آتے ہیں۔ اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کی مثال آج بے لنگر کے جہاز کی ہے اور پاکستانی قوم ایک کٹی ہوئی پتنگ کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ آزادی کی جو عظیم نعمت ہمیں نصف صدی قبل حاصل ہوئی تھی وہ بھی بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے ہاتھوں سے پھسل رہی ہے — ہم بہت حد تک اپنی آزادی سے خود ہی دستبردار ہو چکے ہیں اور اسے طشت میں رکھ کر اپنے امریکی آقاؤں کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں اور باقی ماندہ بچی کھچی آزادی بھی شدید طور پر معرضِ خطر میں ہے' لیکن بدنصیبی کی بات یہ ہے کہ ہم اب بھی جاگنے کو تیار نہیں ہیں۔

سیدھی سی بات یہ ہے کہ ہم جب تک بحیثیت قوم اپنا قبلہ درست نہیں کریں گے اور جب تک پاکستان کی اصل منزل یعنی حقیقی اسلام کی طرف مثبت اور ٹھوس پیش رفت نہیں کریں گے' ہماری حالت کے سدھرنے کا بظاہر احوال کوئی امکان نہیں ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ﴾